کتاب نما

تعلیم میں بیرونی معاونت، حقائق، نتائج، راہ عمل۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف سیون، اسلام آباد، صفحات: ۴۵۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

"بیرونی امداد" دو الفاظ پر مشتمل ایک معصوم سی ترکیب ہے مگر گذشتہ نصف صدی میں، مختلف ملکوں اور قوموں نے بحیثیت مجموعی اس تدبیر و ترکیب کا ساہوکارانہ رنگ ہی دیکھا ہے (الا ماشاء اللہ)۔ لاطینی امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے ترقی پذیر ملکوں کو اس سودی امداد نے دو طرفہ متاثر کیا، اول: ان کی معیشت کو دم نہ لینے دیا، ان کی رائے پر اپنی خواہش کو ٹھونسا گیا۔ اس عمل نے معاشی، سماجی اور بین الاقوامی اعتبار سے انھیں دائمی پسماندگی سے دوچار کر دیا اور رفتہ رفتہ ان کا سیاسی اقتدار اعلیٰ داؤ پر لگ گیا۔ پاکستان بھی عرصے سے اسی نحوست کی زد میں ہے اور اس کے سائے لمبے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

پاکستان نے پچھلے چار عشروں کے دوران میں بڑے پیمانے پر بیرونی قرضے حاصل کیے ہیں۔ اس امداد سے بلاشبہ کچھ تعمیری منصوبے بھی پایہ تکمیل کو پہنچے، لیکن بیشتر رقوم، قرض دہندوں کی اپنی ترجیحات کے مطابق خرچ ہوئیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بیرونی آقاؤں کی ترجیحات اور پاکستان کے زمینی حقائق میں بعد المشرقین ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس عمل کے گہرے مطالعے اور مشاہدے کا ٹھوس ثبوت ہے۔ بیرونی امداد دہندوں نے دیگر شعبہ جات کی طرح، پاکستان کے تعلیمی پروگرام کے لیے بھی کچھ امداد فراہم کی، اس کی حقیقت کو جاننے کے لیے یہ ایک مفید کتاب ہے۔

اس کتاب میں ۲۹ افراد نے پاکستان کے تعلیمی نظام میں بیرونی مالی معاونت کے مضمرات کا جائزہ لیتے ہوئے، پاکستان کی پچاس سالہ تعلیمی زندگی کے المیے کو اجاگر کیا ہے۔ مقالہ نگاروں میں پاکستان کے منتخب قومی نمایندے، چوٹی کے ماہرین تعلیم، قابل قدر دانش ور، فوج کے اعلیٰ مناصب پر فائز سابق ملازم، اور عالمی اقتصادی اداروں میں پاکستان کی نمایندگی کرنے والے سول ملازم شامل ہیں۔ جملہ مقالات میں حقیقت پسندی، غیر جذباتی استدلال، سائنٹی فک سوچ اور قومی درد مندی کی لہر دکھائی دیتی ہے۔ اہم تر بات یہ ہے کہ ان میں محض تنقید یا خود احتسابی کی تکرار نہیں، بلکہ قوم کو بیرونی امدادی کلچر سے نجات پانے کے لیے عملی تجاویز کی روشنی بھی عطا کی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ مطالعہ مسلم دنیا میں ہونے والی تحقیق و تالیف میں منفرد درجہ رکھتا ہے۔

آج پاکستان میں، بیرونی امداد سے نجات پانے اور کشکول توڑنے کے جو دعوے کیے جا رہے ہیں، اگر واقعی ان میں نعرہ بازی کے بجائے حقیقت کا رنگ پایا جاتا ہے تو پھر یہ کتاب پاکستان کے پالیسی سازوں اور

حکمرانوں کو گہرا قومی شعور اور عملی راستہ دکھانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ورنہ گھاس کھانے، کشکول توڑنے کے دکھانے اور ہزار سال تک جنگ لڑنے کے تمثیلی پروگرام کچھ پہلے بھی کم نہیں ہوئے۔ نج کاری اور این جی اوز کلچر کی دلدل میں اترنے کے لیے ہمیں اپنے آس پاس جو بے تابی دکھائی دے رہی ہے، اس جانب قدم اٹھانے سے قبل تنبیہ کے اس معلمانہ درس سے سبق ضرور سیکھنا چاہیے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس امدادی رزق نے ہماری پرواز فکر و عمل کو موت کا روگ لگا دیا ہے، اسی لیے علامہ اقبال کوتاہی پرواز سے بچنے کی تلقین کرتے رہے۔

یہ کتاب انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے زیر اہتمام منعقدہ ایک قومی سیمینار کے مقالات، مباحث اور سفارشات پر مشتمل ہے۔ بیرونی قرضوں کی درجہ بندی، امدادی رقوم کی آمد اور خرچ کی تفصیل کو متعدد گوشواروں اور گرافوں کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔ اس چیز نے کتاب کی استنادی حیثیت کو پختہ کیا ہے۔ سیمینار میں شریک ۱۱۹ شرکا نے جو متفقہ تفصیلی سفارشات مرتب کیں، وہ سیمینار اور اس کتاب کی روح ہے۔ ان سفارشات میں سفال "پاک" سے مینا و جام پیدا کرنے کا لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اور تعلیم میں خود انحصاری کی راہ دکھائی گئی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اس قیمتی دستاویز پر اہل وطن کے شکریے کا مستحق ہے۔ (مسلم سجاد)

جدید فقہی مسائل: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۴۰۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

تغیر و تبدل ایک ناقابل تردید کائناتی حقیقت ہے۔ بقول علامہ اقبال: ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں ---- رواں صدی، خصوصاً نصف آخر میں سائنسی، تمدنی اور معاشرتی احوال و ظروف نے مختلف النوع تبدیلیوں کی رفتار تیز تر کر دی ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ، نیز صنعتی، فکری اور رسل و رسائل سے متعلق انقلابی تبدیلیوں کی وجہ سے کچھ ایسے مسائل سامنے آئے ہیں جن کا فقہی اور شرعی حل ضروری ہے۔ عبادات، معاشرت، معاملات، معاشیات اور سیاست سے متعلق اسلامی ملکوں میں طرح طرح کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں اجتہاد کا ادارہ انھی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لیے قائم ہے۔ زوال و انحطاط کے دور میں اس ادارے سے خاطر خواہ کام نہیں لیا جا سکا، کیوں؟ کیا اہل نظر اور صاحب الرائے رکھنے والے علما کی کمی تھی؟ بظاہر تو یہ درست نظر آتا ہے:۔

اجتہاد اندر زمان انحطاط قوم را برہم ہمی پیچد بساط
ز اجتہاد عالمان کم نظر اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

مگر علامہ اقبال کا یہ نقطہ نظر اوائل عمر کا تھا۔ بعد ازاں انھوں نے اجتہاد پر غیر معمولی زور دیا۔ اسلامی فقہ و قانون کے عظیم الشان ذخیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دور حاضر کے علما نے بھی جدید فقہی مسائل کے حل

پیش کیے ہیں مثلاً "حوادث الفتاویٰ" (مولانا اشرف علی تھانویؒ)، "آلات جدیدہ کے شرعی احکام" (مولانا مفتی محمد شفیعؒ) "نظام الفتاویٰ" (مولانا نظام الدینؒ) "رسائل و مسائل" (مولانا مودودیؒ اور ملک غلام علیؒ)، "احکام المسائل" (مولانا مفتی سیاح الدین کاکاخیلؒ) وغیرہ۔

زیر نظر کتاب بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد دکن کے مولانا رحمانی نے مرتب کیا ہے۔ زیر بحث مسائل میں بڑا تنوع ہے، مثلاً: قرآنی آیات کے کیسٹ بے وضو چھونا، مسجدوں میں قمقمے، تزئین وغیرہ کی دیواروں میں تیمم، بنکوں سے لین دین، زکوٰۃ کے مسائل، ٹیلی فون کے نکاح، ٹیسٹ ٹیوب سے تولید، اعضا کی پیوند کاری، مسجد کے نیچے دکان کی تعمیر، محراب میں تصویر اور بزرگوں کے نام، بھوک ہڑتال، انشورنس، صابن میں ناپاک اشیاڈالنا، کبوتر و پتنگ بازی، بوفے سسٹم، ننگے سر نماز وغیرہ۔

مولانا رحمانی نے محدثین اور فقہا سے استدلال کرتے ہوئے اور بسااوقات ان کے حوالے دیتے ہوئے بڑی وسعت نظر، احتیاط اور اعتدال و توازن سے مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ جوابات عام فہم زبان میں ہیں اور عام طور پر مختصر اور جامع ہیں۔ تاہم بعض موضوعات پر مباحث، حسب ضرورت طویل مگر عالمانہ ہیں اور اسناد بھی بکثرت ہیں خصوصاً کتاب کے نصف آخر میں۔ کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ مولانا رحمانی نے اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں کیا اور انھیں فتاویٰ کی بجائے تجاویز کی صورت میں پیش کیا ہے اور اپنی "تجاویز" میں اور غلطی کے امکان کو رد نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے طبع اول کے بعد انھوں نے اپنی بعض آرا سے رجوع کر لیا۔ کتاب کے شروع میں متعدد علمائے کرام کی تقاریظ شامل ہیں جن میں زیر نظر کوشش کو سراہا گیا ہے، مثلاً: "یہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ ہر مسلمان کے گھر میں رہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے" (مولانا سید منت اللہ رحمانی)۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی نے اسے ایک "قابل قدر کام اور فقہ اسلامی کی اچھی خدمت" قرار دیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

The Crisis of the Political System in Pakistan and the Jammat -e- Islami. پروفیسر خورشید احمد۔ ناشر: سیکریٹری اطلاعات جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۹۴۔ قیمت: درج نہیں۔

پاکستان کی سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی میں مثبت اور بنیادی تبدیلیوں کے لیے جماعت اسلامی طویل عرصے سے جدوجہد میں مصروف ہے۔ قید و بند اور تشدد کی صعوبتوں اور شہادت گہہ الفت کی وادیوں سے گزرنے والے اس قافلے نے، پابندیوں اور خانہ ساز الزام تراشیوں کا ایک جنگل صاف کیا ہے، پھر بھی الزام و اتہام کا اسے ہر دم سامنا کرنا پڑا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں مصنف نے پاکستان کے سیاسی ماحول سے متعارف کرایا ہے۔ دوسرے باب میں، جماعت اسلامی پاکستان کی اس جدوجہد پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو اس

نے پیپلز پارٹی کی، بے نظیر حکومت کے خلاف چلائی۔ تیسرے باب میں پیپلز پارٹی کے غیر جمہوری چہرے کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں بے نظیر حکومت کی برطرفی پر ملکی اور غیر ملکی رسائل و جرائد کی آرا کو ریکارڈ پر لایا گیا ہے۔ پانچویں باب میں جماعت اسلامی پاکستان کے اہداف، مقاصد اور حکمت عملی کو بیان کیا گیا ہے۔

اگرچہ یہ کتاب بے نظیر حکومت کی برطرفی (۵ نومبر ۹۶) کے کچھ ہی دنوں بعد شائع ہوئی، تاہم اس میں اٹھائے جانے والے نکات مسلم لیگ کی نواز شریف حکومت (۱۷ فروری ۹۷) کے لیے بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ پاکستان کے سیاسی تمدن میں راہ پانے والی سیاسی حماقتوں، خود فریبیوں اور آمرانہ حرکتوں کا یہ دفتر آنے والے دنوں میں حکمرانوں کے لیے ایک تنبیہ ہے۔

جماعت اسلامی کے لیے ملک کی سیاسی اور مقتدر قوتوں کے ہاں جو انقباض پایا جاتا ہے، اور پھر اس اظہار کے لیے جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال میں لائے جاتے ہیں، ان میں سب سے بڑے الزام دو ہی ہوتے ہیں، اول: تحریک پاکستان میں عدم شمولیت، دوم: غیر جمہوری جدوجہد۔ دونوں الزام اپنی اصل کے اعتبار سے بے بنیاد، مگر ہر حکمران کی پراپیگنڈا مشینری کے چلتے پرزے ہیں۔ مصنف نے جماعت کے دھرنا مارچ کے حوالے سے حکومتی اور اخباری پراپیگنڈے کا مسکت جواب دیا ہے، اور ضمیمے میں جماعت اسلامی اور تحریک اسلامی پاکستان کے موضوع پر مختلف تحقیق کاروں کا نتیجہ تحقیق پیش کرتے ہوئے، دوسرے الزام کی حقیقت کو واضح کیا ہے۔ خاص طور پر انگریزی رسائل و جرائد اور غیر ملکی مصنفین کے ہاں جماعت اسلامی کو "بنیاد پرستی" سے متہم کرتے ہوئے بڑی غلط تصویر پیش کی جاتی ہے۔ یہ کتاب ایسے حلقوں میں حقیقت حال کے ابلاغ کا ذریعہ بن سکتی ہے، بشرطیکہ اسے ان تک پہنچایا جائے۔ (سلیم منصور خالد)

آسان دعائیں، شعبہ حج، جماعت اسلامی، کراچی۔ ملنے کا پتا: ۵۰۳ شکارپور کالونی، نزد اسلامیہ کالج، کراچی۔ جیبی سائز۔ صفحات: ۳۲۔ ہدیہ: ۱۵ روپے۔

حجاج کرام کے لیے، اذکار اور دعاؤں کا یہ مجموعہ، حج سے متعلق چند ضروری دعاؤں کے علاوہ بیشتر عام قرآنی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ طواف و سعی کے دوران حجاج کرام مخصوص دعاؤں کے پابند نہیں ہوتے۔ یہ اذکار بہ آسانی یاد کر کے، ورد زبان ہو سکتے ہیں۔ جماعت اسلامی کراچی کی یہ خدمت لائق تحسین ہے لیکن بہت "قیمتی" ہے۔ (م-س)

کراچی اور مضافات میں نیوز ایجنٹ، بک اسٹال اور تحریکی حلقے
ترجمان کی ایجنسی کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔
دی بک ڈسٹری بیوٹرز، کراچی۔ فون: شاہد شمسی 7787137